بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہِ وَاَصْحَابِہِ اَجْمَعِیْن.

صدقۂ فطر کے مسائل

مولانا محمد نجیب قاسمی، سنبھلی

(najeebqasmi@yahoo.com)

زکوۃ کی دو قسمیں ہیں:

زکوٰۃ المال: یعنی مال کی زکوۃ، جو مال کی ایک خاص مقدار پر فرض ہے جس کی بحث سابقہ مضمون "زکاۃ کے مسائل" میں گزر چکی ہے۔

زکوٰۃ الفطر: یعنی بدن کی زکوۃ، اس کو صدقۂ فطر کہا جاتا ہے۔ اِس مضمون میں یہی موضوعِ بحث ہے۔

صدقۂ فطر کیا ھے: فطر کے معنی روزہ کھولنے یا روزہ نہ رکھنے کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں اُس صدقہ کا نام صدقۂ فطر ہے جو ماہِ رمضان کے ختم ہونے پر روزہ کھل جانے کی خوشی اور شکریہ کے طور پر ادا کیا جاتا ہے، نیز صدقۂ فطر رمضان کی کوتاہیوں اور غلطیوں کا کفارہ بھی بنتا ہے، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (زَکَاۃُ الْفِطْرِ طُھْرَۃٌ لِّلصَّائِمِ مِنَ اللَّغوِ وَالرَّفثِ وَطُعْمَۃٌ لِّلْمَسَاکِین) صدقۂ فطر روزہ دار کی بے کار بات اور فحش گوئی سے روزے کو پاک کرنے کے لئے اور مساکین کو کھانا کھلانے کے لئے مقرر کیا ہے۔ (ابوداؤد ح ۱۶۰۶، ابن ماجہ ح ۱۸۷۲)

صدقۂ فطر مقرر ھونے کی وجہ: عید الفطر میں صدقہ اِس واسطے مقرر کیا گیا ہے کہ اِس میں روزہ داروں کے لئے گناہوں سے پاکیزگی اور اُن کے روزوں کی تکمیل ہے۔ نیز مالداروں کے گھروں میں تو اُس روز عید ہوتی ہے مختلف قسم کے پکوان پکتے ہیں، اچھے کپڑے پہنے جاتے ہیں، جبکہ غریبوں کے گھروں میں بوجہ غربت اسی طرح روزہ کی شکل موجود ہوتی ہے، لہذا اللہ تعالیٰ نے مالدار لوگوں پر لازم ٹھہرایا کہ غریبوں کو عید سے پہلے صدقۂ فطر دے دیں تاکہ وہ بھی خوشیوں میں شریک ہوسکیں، وہ بھی اچھا کھا پی سکیں اور اچھا پہن سکیں۔

صدقۂ فطر کا وجوب: متعدد احادیث سے صدقۂ فطر کا وجوب ثابت ہے، اختصار کے مدنظر تین احادیث پر اکتفاء کر رہا ہوں:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقۂ فطر مسلمانوں پر واجب قرار دیا ہے خواہ وہ غلام ہو یا آزاد، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا۔ (بخاری ومسلم ودار قطنی) حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے آخر میں ارشاد فرمایا کہ اپنے روزوں کا صدقہ نکالو۔ (ابوداؤد) اسی طرح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ کی گلیوں میں ایک منادی کو اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ صدقۂ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے خواہ مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، چھوٹا ہو یا بڑا۔ (ترمذی)

صدقۂ فطر کس پر واجب ھے: جو مسلمان اتنا مالدار ہے کہ ضروریات سے زائد اُس کے پاس اُتنی قیمت کا مال واسباب موجود ہے جتنی قیمت پر زکوۃ واجب ہوتی ہے تو اُس پر عید الفطر کے دن صدقۂ فطر واجب ہے، چاہے وہ مال واسباب تجارت کے لئے ہو یا نہ ہو، چاہے اُس پر سال گزرے یا نہیں۔ غرضیکہ صدقۂ فطر کے وجوب کے لئے زکوۃ کے فرض ہونے کے تمام شرائط پائے جانے ضروری نہیں ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک صدقۂ فطر کے وجوب کے لئے نصاب زکاۃ کا مالک ہونا بھی شرط نہیں ہے یعنی جس کے پاس ایک دن اور ایک رات سے زائد کی خوراک اپنے اور زیر کفالت لوگوں کے لئے ہو تو وہ اپنی طرف سے اور اپنے اہل وعیال کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرے۔

صدقۂ فطر کے واجب ہونے کا وقت: عیدالفطر کے دن صبح صادق ہوتے ہی یہ صدقہ واجب ہوجاتا ہے۔لہذا جوشخص صبح صادق ہونے سے پہلے ہی انتقال کرگیا تو اُس پر صدقۂ فطر واجب نہیں ہے اور جو بچہ صبح صادق سے پہلے پیدا ہوا ہے اُس کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔

صدقۂ فطر کی ادائیگی کا وقت: صدقۂ فطر کی ادائیگی کا اصل وقت عیدالفطر کے دن نمازِ عید سے پہلے ہے،البتہ رمضان کے آخر میں کسی بھی وقت ادا کیا جاسکتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ صدقۂ فطر نماز کے لئے جانے سے قبل ادا کردیا جائے۔ (بخاری ح ۱۵۰۹ ومسلم ح ۲۲۸۵) حضرت نافعؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ گھر کے چھوٹے بڑے تمام افراد کی طرف سے صدقۂ فطر دیتے تھے حتی کہ میرے بیٹوں کی طرف سے بھی دیتے تھے اور ابن عمرؓ ان لوگوں کو دیتے تھے جو قبول کرتے اور عیدالفطر سے ایک یا دو دن پہلے ہی ادا کرتے تھے۔ (بخاری ح ۱۵۱۱)

نمازِ عیدالفطر کی ادائیگی تک صدقۂ فطر ادا نہ کرنے کی صورت میں نمازِ عید کے بعد بھی قضا کے طور پر دے سکتے ہیں،لیکن اتنی تاخیر کرنا بالکل مناسب نہیں ہے کیونکہ اِس سے صدقۂ فطر کا مقصود اور مطلوب ہی فوت ہوجاتا ہے۔حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی حدیث کے الفاظ ہیں کہ جس نے اسے نماز عید سے پہلے ادا کردیا تو یہ قابل قبول زکاۃ (صدقۂ فطر) ہوگی اور جس نے نماز کے بعد اسے ادا کیا تو وہ صرف صدقات میں سے ایک صدقہ ہی ہے۔ (ابوداود ح ۱۶۰۶)

صدقۂ فطر کی مقدار:

کھجور اور کشمش کو صدقۂ فطر میں دینے کی صورت میں علماء امت کا اتفاق ہے کہ اس میں ایک صاع (نبی اکرم ﷺ کے زمانہ کا ایک پیمانہ) صدقۂ فطر ادا کرنا ہے،البتہ گیہوں کو صدقۂ فطر میں دینے کی صورت میں اس کی مقدار کے متعلق علماء امت میں اختلاف ہے اور یہ اختلاف صحابۂ کرام کے زمانہ سے چلا آرہا ہے۔ ایک رائے یہ ہے کہ گیہوں میں بھی ایک صاع صدقۂ فطر ادا کرنا ہوگا،جبکہ علماء امت کی دوسری رائے ہے کہ گیہوں میں آدھا صاع صدقۂ فطر میں ادا کیا جائے۔حضرت عثمان،حضرت ابوہریرہ،حضرت جابر،حضرت عبداللہ بن عباس،حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہم سے صحیح سندوں کے ساتھ گیہوں میں آدھا صاع مروی ہے۔ہندوستان وپاکستان کے بیشتر علماء بھی مندرجہ ذیل احادیث کی روشنی میں فرماتے ہیں کہ صدقۂ فطر میں گیہوں آدھا صاع ہے،یہی رائے مشہور ومعروف تابعی حضرت امام ابوحنیفہؒ کی ہے۔علامہ ابن تیمیہؒ نے بھی تحریر کیا ہے کہ صدقۂ فطر میں آدھا صاع گیہوں نکالنا کافی ہے۔ (الاختیارات الفقیه ص ۱۸۳)۔

صدقۂ فطر میں آدھا صاع گیہوں والے قول کو اختیار کرنے کے بعض دلائل :

☆ حضرت ابوسعید الخدریؓ فرماتے ہیں کہ ہم جو یا کھجور یا کشمش یا پنیر سے ایک صاع صدقۂ فطر دیا کرتے تھے،یہاں تک کہ حضرت امیر معاویہؓ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگوں نے گیہوں سے صدقۂ فطر نکالنے کے سلسلہ میں ان سے گفتگو کی تو آپ نے فرمایا کہ گیہوں سے صدقۂ فطر میں آدھا صاع دیا جائے، چنانچہ لوگوں نے اسی کو معمول بنالیا۔ (بخاری ومسلم) صحیح مسلم کی سب سے زیادہ مشہور ومعروف شرح لکھنے والے،ریاض الصالحین کے مصنف امام نوویؒ مسلم کی شرح میں تحریر کرتے ہیں کہ اسی حدیث کی بنیاد پر حضرت امام ابوحنیفہؒ اور دیگر فقہاء نے گیہوں سے آدھے صاع کا فیصلہ کیا ہے۔

☆ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: گیہوں کے ایک صاع سے دو آدمیوں کا صدقۂ فطر ادا کرو۔کھجور اور جو کے ایک صاع سے ایک آدمی کا صدقۂ فطر ادا کرو۔ (دارقطنی، مسند احمد)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے صدقۂ فطر میں ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ضروری قرار دی۔صحابۂ کرام نے گیہوں کے

آدھے صاع کو اس کے برابر قرار دیا۔ (بخاری ومسلم)

☆ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ صدقۂ فطر ہر چھوٹے بڑے اور آزاد وغلام پر گیہوں کا آدھا صاع اور کھجور وجو کا ایک صاع ضروری ہے۔ (اخرجہ عبدالرزاق بسند صحیح)

☆ حضرت اسماءؓ صدقۂ فطر میں گیہوں کا آدھا صاع اور کھجور وجو کا ایک صاع ادا کرتی تھیں۔ (اخرجہ ابن ابی شیبہ)

غرضیکہ علماء امت کے اِس قول کے مطابق تقریباً پونے دو کیلو (احتیاطاً دو کلو) گیہوں صدقۂ فطر میں ادا کرنا ہوگا۔

کیا گیہوں کے بدلے قیمت دی جاسکتی ہے؟

صدقۂ فطر میں گیہوں کی قیمت ادا کرنے میں بھی علماء امت کا زمانۂ قدیم سے اختلاف چلا آرہا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ، امام بخاریؒ، حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ، حضرت حسن بصریؒ، علماء احناف اور علامہ ابن تیمیہؒ نے تحریر کیا ہے کہ گیہوں کی قیمت بھی صدقۂ فطر میں دی جاسکتی ہے۔ ان حضرات کے اقوال حوالوں کے ساتھ انٹرنیٹ کے اس لنک پر پڑھے جاسکتے ہیں: http://almoslim.net/node/99843 زمانہ کی ضرورت کو دیکھتے ہوئے اب تقریباً تمام ہی علماء کرام نے تسلیم کیا ہے کہ عصر حاضر میں غلہ واناج کے بدلے قیمت بھی دی جاسکتی ہے۔

صدقۂ فطر میں گیہوں کی قیمت دینے والے حضرات تقریباً پونے دو کیلو گیہوں کی قیمت بازار کے بھاؤ کے اعتبار سے صدقۂ فطر میں ادا کریں۔

صدقۂ فطر کے مستحق کون ہیں یعنی صدقۂ فطر کس کو دیا جائے؟

صدقۂ فطر غریب وفقیر مساکین کو دیا جائے، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی حدیث میں گزرا (طُعْمَةٌ لِّلْمَسَاكِين)۔

متفرق مسائل:

☆ ایک شہر سے دوسرے شہر میں صدقۂ فطر بھیجنا مکروہ ہے، (یعنی جہاں آپ رہ رہے ہیں مثلاً ریاض میں تو وہیں صدقۂ فطر ادا کریں) ہاں اگر دوسرے شہر یا دوسرے ملک میں اُس کے غریب رشتہ دار رہتے ہیں یا وہاں کے لوگ زیادہ مستحق ہیں، تو اُن کو بھیج دیا تو مکروہ نہیں ہے۔

☆ ایک آدمی کا صدقۂ فطر کئی فقیروں کو اور کئی آدمیوں کا صدقۂ فطر ایک فقیر کو دیا جاسکتا ہے۔

☆ جس شخص نے کسی وجہ سے رمضان المبارک کے روزے نہیں رکھے، اُس پر بھی صدقۂ فطر واجب ہے۔

☆ آجکل جو نوکر چاکر اجرت پر کام کرتے ہیں ان کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرنا مالک پر واجب نہیں ہے۔

وضاحت: نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں بلکہ آج سے ۱۵۰ یا ۲۰۰ سال پہلے تک ناپنے اور تولنے کے لئے کوئی خاص پیمانہ دنیا میں ایسا موجود نہیں تھا جو ہر جگہ پر ایک ہی سائز میں مہیا ہو۔ صاع بھی ایک پیمانہ ہے جو عموماً بالٹی وغیرہ کی شکل کا ہوتا تھا، جس میں عام طور پر چار مرتبہ دونوں ہاتھ بھر کر کوئی سامان رکھا جاتا تھا، لیکن اُس زمانہ میں یہ پیمانہ کسی فیکٹری میں تیار نہیں ہوتا تھا کہ سب بالکل ایک ہی سائز کے ہوں بلکہ یہ پیمانہ تھوڑا چھوٹا یا بڑا بھی ہوتا تھا، جیسا کہ ہمارے علاقوں میں آج بھی ریت اور بدر پور وغیرہ فروخت کرنے کے لئے لوگ ایک بالٹی کا پیمانہ بنا لیتے ہیں۔ اس صاع کے پیمانہ کو موجودہ رائج کیلوگرام کے پیمانہ سے مقارنہ کیا گیا تو علماء ومؤرخین میں اختلاف ہوا، اور اختلاف کا ہونا بدیہی بات ہے، چنانچہ ایک صاع اور آدھا صاع کو کیلوگرام سے موازنہ کرنے پر اختلاف پیدا ہوا۔

بخاری ومسلم میں حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ صدقۂ فطر میں ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع کشمش یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کھانے کی اشیاء سے دیا جائے، اور کھانے کی اشیاء سے مراد جو یا کھجور یا پنیر یا کشمش ہے جیسا کہ اس حدیث کے خود راوی صحابی رسول حضرت ابوسعید الخدریؓ نے حدیث کے آخر میں وضاحت کی ہے۔ لیکن اس میں کسی بھی جگہ گیہوں کا تذکرہ نہیں ہے، غرضیکہ نبی اکرم ﷺ کے اقوال میں کسی بھی جگہ مذکور نہیں ہے کہ گیہوں سے ایک صاع دیا جائے، ہاں حدیث کی ہر مشہور ومعروف کتاب حتی کہ بخاری ومسلم میں موجود ہے کہ صدقۂ فطر میں گیہوں دینے کی صورت میں صحابۂ کرام آدھا صاع (یعنی تقریباً پونے دو کیلوگرام) گیہوں دیا کرتے تھے جیسا کہ مندرجہ بالا احادیث میں مذکور ہے۔